65629 ـ ايك ملك سے دوسرے ملك سفر كرنے كے بعد اسى دن واپسى ہے كيا اسے روزہ چھوڑنے كا حق حاصل ہے ؟

سوال

ميں عنقريب امسٹرڈم سے پيرس جاؤنگا اور اسى دن واپسى بھى ہو گى تو كيا ميں اس دن روزہ چھوڑ سكتا ہوں ؟

پسنديدہ جواب

الحمد للہ.

مسافر ان ميں شامل ہے جنہيں اللہ تعالى نے رمضان ميں روزہ نہ ركھنے كى رخصت دى ہے.

فرمان بارى تعالى ہے:

جو كوئى بھى اس مہينہ كو پا لے وہ اس كے روزے ركھے، اور جو كوئى مريض يا مسافر ہو وہ دوسرے ايام ميں گنتى پورى كرے، اللہ تعالى تمہارے ساتھ آسانى چاہتا اور تمہيں مشكل ميں نہيں ڈالنا چاہتا البقرۃ (185).

اور مشقت اور غير مشقت والے سفر ميں كوئى فرق نہيں، چاہے وہ آسان ہو يا مشكل.

علماء كرام كا سفر كى حد ميں اختلاف ہے جس سے انسان مسافر كہلائے اور اسے سفر كى رخصت پر عمل كرنا جائز ہو، جس ميں روزے دار كا روزہ نہ ركھنا بھى شامل ہے.

جمہور علماء كرام كے ہاں وہ مسافت تقريبا اسى (80) كلو ميٹر ہے.

اور دوسرے علماء كرام ـ اور شيخ الاسلام ابن تيميہ رحمہ اللہ تعالى كا اختيار بھى يہى ہے ـ كا مسلك ہے كہ سفر كى مسافت كا اعتبار عرف كے مطابق ہے، نہ كہ مسافت.

لہذا جسے لوگ عرف ميں سفر شمار كرتے ہوں وہ سفر ہے، اور اس كے ليے سفر كے شرعى احكام ثابت ہونگے.

اور اس ميں كوئى شك و شبہ نہيں كہ امسٹرڈم سے پيرس تك سفر كو لوگ عرف ميں سفر شمار كرتے ہيں چاہے اسى دن واپس پلٹ آئے.

شيخ ابن عثيمين رحمہ اللہ تعالى الشرح الممتع ميں قليل مدت ميں طويل مسافت كے سفر پر نكلنے والے شخص كے

متعلق کہتے ہیں:

" طویل مسافت میں قلیل مدت : مثلا کوئی شخص قصیم سے جدہ جائے اور اسی دن واپس پلٹ آئے، تو اسے سفر کا نام دیا جائے گا، کیونکہ لوگ اس کے لیے تیاری کرتے ہیں، اور اسے سفر سمجھتے ہیں " انتہی

دیکھیں: الشرح الممتع (4 / 257).

اور قصیم اور جدہ کے مابین نو سو کلو میٹر (900) کی مسافت ہے.

تو اس بنا پر جو امسٹرڈم سے پیرس جائے اور اسی دن واپس پلٹ آئے تو وہ دونوں قول کے مطابق مسافر ہے، یعنی چاہے ہم اسے مسافت شمار کریں یا پھر عرف میں سفر.

سوال: ؟

اور کیا اس کے روزہ رکھنا افضل ہے یا روزہ نہ رکھنا ؟

جواب:

اس کے لیے روزہ رکھنا افضل ہے، لیکن اگر وہ اس میں مشقت محسوس کرے تو اس کے لیے روزہ چھوڑنا افضل ہے.

شیخ الاسلام ابن عثیمین رحمہ اللہ تعالی کہتے ہیں:

" مسافر کے لیے روزہ رکھنا افضل اور بہتر ہے، لیکن اگر اسے مشقت ہو تو وہ روزہ نہ رکھے، اس کے لیے روزہ رکھنا افضل ہونے کی دلیل یہ ہے کہ:

اول:

رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فعل ہے، ابو درداء رضی اللہ تعالی عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہم رسول کریم صلی اللہ علیہ کے ساتھ تھے اور گرمی اتنی شدید تھی کہ گرمی کی شدت سے ہم اپنے سر پر ہاتھ رکھتے پھرتے تھے، اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور عبد اللہ بن رواحہ رضی اللہ تعالی عنہ کے علاوہ ہم میں کوئی بھی روزہ دار نہیں تھا "

اسے امام مسلم رحمہ اللہ نے روایت کیا ہے.

دوم:

اور اس لیے کہ روزہ رکھنے میں آسانی ہے؛ کیونکہ انسان پر قضاء میں روزہ رکھنے کے بدلے وقت میں روزہ رکھنے سے ۔ غالبا ۔ مشکل ہوتا ہے؛ اس لیے کہ جب وہ رمضان المبارک میں روزہ رکھتا ہے تو وہ لوگوں کے ساتھ روزہ رکھنے میں موافق ہے، تو اسطرح اس کے لیے آسانی ہے.

اللہ سبحانہ وتعالی نے اپنے بندوں پر روزے فرض کرتے ہوئے فرمایا:

اللہ تعالی تمہارے ساتھ آسانی اور سہولت چاہتا ہے، اور تمہیں مشکل میں نہیں ڈالنا چاہتا.

سوم:

اور اس لیے بھی کہ جب رمضان المبارک میں سفر کی حالت میں روزہ رکھ لیا جائے تو وہ روزوں سے جلد بری الذمہ ہو جائے گا، کیونکہ انسان کے علم میں نہیں کہ رمضان المبارک کے بعد اسے کیا پیش آ جائے، تو اس طرح وہ روزہ سے جلد بری الذمہ ہو سکتا ہے.

اور یہاں ایک چوتھا فائدہ بھی ہے کہ: جب وہ رمضان المبارک میں روزہ رکھے گا تو اس نے افضل وقت ۔ رمضان ۔ میں روزہ رکھا.

لیکن وہ سفر میں مشقت کی حالت میں روزہ نہ رکھے؛ کیونکہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے رش دیکھا اور ایک شخص پر سایہ کیا ہوا تھا تو فرمانے لگے: یہ کیا ہے ؟

تو صحابہ نے عرض کیا روزہ دار ہے، تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

" سفر میں روزہ کوئی نیکی نہیں "

یہ اس شخص کے متعلق کہا جس کے لیے سفر میں روزہ مشقت کا باعث بنا تھا، اور اسی لیے جب ایک دن جب کسی جگہ پڑاؤ کیا تو روزے دار گر پڑے کیونکہ وہ تھکے ہوئے تھے، اور جنہوں نے روزہ نہیں رکھا تھا انہوں نے خیمے لگائے اور سواریوں کو پانی پلایا تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم فرمانے لگے:

" آج روزہ نہ رکھنے والے اجروثواب لے گئے "

اسے امام مسلم رحمہ اللہ تعالی نے روایت کیا ہے.

دیکھیں: مجموع فتاوی الشیخ ابن عثیمین (19) سوال نمبر (112).

واللہ اعلم .